خصوصیت کے ساتھ بات چیت ہوئی۔ احمد رشید صاحب سیکولرذہن اور قلم کے مالک ہیں۔ "دی طالبان" نامی یہ کتاب انگلش لٹریچر تحریک طالبان کے متعلق میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی اور پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ جس کے امریکہ اور لندن میں کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ کتاب میں تحریک طالبان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ اور انکے بارے میں طرح طرح کے منفی الزامات بھی لگائے گئے ہیں۔ مصنف کے اس رویہ پر مدیر الحق جناب راشد الحق صاحب نے کتاب کے مصنف کے ساتھ طویل بحث و تمحیص کی۔ اور دینی حلقوں کے جذبات کو مجروح کرنے پر کتاب کے مصنف سے احتجاج کیا۔ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے متعلق بھی صفحہ نمبر لکھا گیا ہے۔

لاطینی امریکہ برازیل کے اخباری نمائندے کی آمد :

۲۵ جولائی کو دارالعلوم حقانیہ میں برازیلی اخبار کے بیورو چیف پاکستانی صحافیوں کے ساتھ حضرت مولانا مدظلہ سے انٹرویو کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے انٹرویو میں تحریک طالبان، دینی مدارس، دہشت گردی اسامہ بن لادن اور دیگر عالم اسلام کے اہم مسائل پر سوالات کئے۔ مولانا مدظلہ نے تحریک طالبان اور عالم اسلام کا موقف بھرپور انداز میں ان کے سامنے پیش کیا۔ اور امریکہ کی منافقانہ اور متضاد پالیسی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ہفت روزہ "ندائے ملت" کا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں خصوصی رپورٹ :

۱۹ جولائی بروز بدھ کو معروف اردو میگزین "ندائے ملت" نے انتہائی اہمیت اور خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا مدظلہ اور دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں انتہائی اہم فیچر اور انٹرویو شائع کیا ہے۔ اب تک پاکستانی پریس میں دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں یہ سب سے زیادہ مفصل رپورٹ لکھی گئی ہے۔ یہ انٹرویو اور رپورٹ ندائے ملت کے رکن ادارتی تحریر جناب انوار حسین ہاشمی نے مرتب کی ہے۔

دارالعلوم میں تاجکستانی طالب علم محمود جان کی حادثاتی شہادت :

۱۹ جولائی کو دارالعلوم میں ایک المناک حادثہ ہوا۔ تاجکستان سے تعلق رکھنے والے طالب علم محمود جان جو اپنے ہاسٹل "احاطہ ماءوراالنہر" کی چھت پر ٹہل رہا تھا کہ اچانک اس کا پاؤں پھسل گیا اور نیچے عید گاہ کے لوہے کے جنگلے کے ساتھ ٹکرا گیا اور اس کے سر میں شدید چوٹ آئی۔ فوراً اس طالب علم کو مولانا حامد الحق صاحب طبی امداد پہنچانے کے لئے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ فوری علاج معالجے کے بعد ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد اسے واپس دارالعلوم لایا گیا لیکن آخرِ شب میں اچانک اس معصوم طالب علم نے جان جانِ آفریں کے سپر